© rasailojaraid.com

نظـــرات

برصغیر میں مسلمانوں کی اجتماعی جد و جہد بارآور ہوئی اور دنیا کے نقشے پر ایک نئی مسلم ریاست نے ابھر کر پاکستان کا نام پایا۔ تحریک پاکستان کے پیچھے جو عوامل کار فرما تھے ان میں سب سے زیادہ اہمیت اسلام اور دو قومی نظریے کو حاصل تھی۔ سقوط ڈھاکہ نے نظریۂ پاکستان کے مخالفین کو موقع فراہم کر دیا اور وہ یہ پروپگنڈہ کرنے لگے کہ پاکستان کی بنیاد غلط تھی، قوم مذہب سے نہیں وطن سے بنتی ہے۔ یہ آواز کوئی نئی نہیں۔ یہ آواز اس وقت بھی بلند کی گئی تھی جب برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ خطۂ زمین کا مطالبہ کیا تھا۔ اغیار اور اعدائے اسلام تو ابتدا ہی سے پاکستان کے مخالف تھے۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد نظریۂ پاکستان کے حامیوں میں سے بھی بعض لوگوں کا یقین متزلزل ہو گیا۔ اور ان کے دلوں میں شیطان یہ وسوسہ اندازی کرنے لگا کہ خدانخواستہ پاکستان کی بنیاد غلط تھی۔

اس خیال کا بطلان ایک بدیہی حقیقت ہے جس کو ثابت کرنے کے لئے کسی برہان یا دلیل کی ضرورت نہیں۔ جب تک صفحۂ ہستی پر اسلام موجود ہے اس بداہت کا انکار سورج پر خاک ڈالنے کے مترادف ہے۔ ابھی تو کروڑوں کی تعداد میں اسلام کے نام لیوا موجود ہیں، اگر دنیا میں ایک مسلمان بھی باقی نہ رہے (حاشا وکلا) تو بھی یہ حقیقت اپنی جگہ ثابت و موجود رہے گی کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی قومیت سب سے الگ ہوتی ہے۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ فما بعد الحق الا الضلال۔ برصغیر کیا سارے عالم میں بنیادی طور پر قومیں دو ہیں، مسلم اور غیر مسلم، اس لئے دو قومی نظریہ ایک آفاقی نظریہ ہے۔ حق و باطل کی تقسیم اور کفر و اسلام کا امتیاز خود کائنات کے خمیر میں ہے۔ یہ ضمیر کن فکاں ہے۔ اور اس کی بنیاد پر دو قومی نظریہ ہر زمانے میں ایک ناقابل تردید حقیقت رہے گا۔ جو لوگ اس نظریے کا انکار کرتے ہیں وہ یا تو بدنہاد اور بداندیش ہیں یا پھر جاہل اور نادان ہیں۔ نادان، اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح فقط ایک مذہب سمجھتے ہیں اس لئے اس خیال خام کا اظہار کرتے ہیں کہ

(باقی صفحہ ۶۰ پر)

© rasailojaraid.com